بسم اللہ الرحمن الرحیم

امتحان کے لئے اہم نصیحتیں

شیخ الحدیث حضرت اقدس مولانا محمد سلیم دھورات صاحب دامت برکاتہم

ہر طالب علم اپنی طاقت کے بقدر محنت کرے

ہر طالب علم کی کوشش ہونی چاہئے کہ وہ اپنی امتحان میں اعلی سے اعلی نمبرات سے پاس ہو۔ اوّل نمبر سے پاس ہونے والے طالب علم اور سب سے کمزور طالب علم، دونوں کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ وہ اعلی نمبرات سے پاس ہو۔ اب سوال یہ ہے کہ کمزور طالب علم یہ کوشش کیسے کرے؟ جواب یہ ہے کہ ہر طالب علم اپنی استعداد کے مطابق جو اعلی سے اعلی نمبر لا سکتا ہے لائے۔ اگر ۲۵ لا سکتا ہے تو ۲۵، اگر ۵۰ تو ۵۰۔ یہ مزاج نہیں ہونا چاہئے کہ میں کمزور ہوں لہذا فیل ہی ہونے والا ہوں تو صفر سے فیل ہو جاؤں یا ۱۲ سے، کیا فرق پڑے گا؟ امتحان کا مقصد علم میں ترقّی ہے، لہاذا ۱۲ مارکس کا حاصل ہونا صفر سے اچھا ہے اس لئے کہ کچھ نہ کچھ علم حاصل ہوا۔ اسی طرح آخری پوزیشن پر آنے سے بہتر، آخر سے پہلے آنا ہے۔ نیز ۲۰ لاکر آخری پوزیشن پر آنے سے بہتر، ۳۰ لاکر آنا ہے۔ اسی طرح اگر کسی کے پاس ۴۵ حاصل کرنے کی صلاحیت ہے، مگر وہ ۴۳ سے اوّل نمبر سے پاس ہوا تو اسے خوش نہیں ہونا چاہئے بلکہ غم محسوس کرنا چاہئے کہ ۲ مارکس کم آئے۔

خلاصہ یہی ہے کہ ہر ایک کا ہدف یہ ہونا چاہئے کہ اپنی استطاعت کے مطابق اعلی نمبرات حاصل کرے۔ اس سے اللہ تعالیٰ شانہ، اساتذہ اور والدین سب راضی ہوں گے جس کا بہت فائدہ ہو گا اور خوب ترقّی ہو گی۔

کامیابی کا طریقہ

امتحان میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے چند چیزوں پر عمل ضروری ہے:

۱) اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچا جائے۔ یہ سب سے اہم کام ہے۔ سارے فیصلے اللہ کے قبضے میں ہیں، اور اس کی نافرمانی سے اس کی مدد حاصل نہیں ہو گی۔

۲) پچھلے تمام گناہوں سے توبہ کر لینی چاہیئے اس لئے کہ توبہ نہ کرنے سے گناہوں کا اثر ساتھ رہتا ہے، جس کا نتیجہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہے۔ ساتھ ساتھ استغفار بھی ہو۔

۳) محنت خوب کرنی چاہیئے۔ سارا وقت امتحان کی تیاری میں خرچ کرنا چاہیئے۔ اس کے لئے ایک نظام بنالیا جائے۔ پہلے یہ دیکھو کہ آج سے لیکر امتحان تک کتنے دن باقی ہیں اور اس کے مطابق اپنا نظام بناؤ۔ کھانا، پینا، سونا سب ضرورت کے بقدر ہو۔ بہت سارے طلبہ اِدھر اُدھر گھومنے پھرنے میں، گپ شپ میں وقت ضائع کرتے رہتے ہیں پھر مطالعہ کے وقت انہیں نیند آتی ہے۔ آرام کے وقت آرام کر لینا چاہیئے اور باقی وقت میں محنت اور دھیان سے پڑھنا چاہیئے۔ بھاری خوراک سے اور تلی ہوئی چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ اس کی وجہ سے پانی کا تقاضہ بڑھتا ہے جس کے نتیجہ میں بدن بھاری ہو جاتا ہے اور سستی محسوس ہوتی ہے۔

۴) صرف محنت پر بھروسہ نہ ہو، احتیاج کے ساتھ دعا کا بھی اہتمام ہو۔ نمازوں کے بعد کے ضروری وظائف کے ساتھ دعا کا اہتمام رہے ۔ خود بھی دعا کرو اور اساتذہ، ماں باپ، نیک لوگوں سے بھی دعا کراؤ۔ چلتے پھرتے اور جب امتحان کا خیال آجائے تو چند مرتبہ درود شریف کے ساتھ "یَا عَلِیْمُ" کا ورد کرو۔ مطالعہ کے دوران یا امتحان میں کوئی الجھن پیش آئے اسی ورد کو پڑھو اور پھر حل کرنے کی کوشش کرو۔ اسی طرح "یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ، یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ، حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ" بھی پڑھیں۔ ان شاءاللہ اس سے اللہ کی طرف سے مدد ہوگی۔

میرا اپنا معمول

میں جب دارالعلوم بری میں طالب علم تھا، تو امتحان گاہ میں جانے سے پہلے کسی کلاس میں جا کر دو رکعت نماز پڑھتا تھا، پھر ہاتھ اٹھا کر اللہ کی بارگاہ میں عرض کرتا تھا کہ اے اللہ! امتحان کے لئے آپ ہی کی توفیق سے جو بھی کر سکا میں نے کیا۔ آپ قادر مطلق ہیں، جس طرح آپ نے یاد کروایا ہے اسی طرح آپ بُھلا بھی سکتے ہیں، اے اللہ! آپ میری اس سے حفاظت کیجیئے۔

امتحان گاہ میں

امتحان لکھنے کا بھی طریقہ ہوتا ہے۔ پہلے سوالات کے پرچے کو پورا غور سے دیکھ لو۔ تمام سوالات کو اچھی طرح پڑھو اور سمجھو اور ساتھ ساتھ جواب کے لئے ضروری ضروری چیزیں نوٹ کر لو جو حافظہ میں موجود ہیں۔ پرچہ ملتے ہی فوراً جواب

لکھنے میں نہ لگ جاؤ، پہلے پورے پرچے کو دیکھ کر اہم اہم باتیں اختصار کے ساتھ نوٹ کر لینی چاہئے، اس کے بعد خوب غور وفکر کے ساتھ اچھے خط سے واضح انداز میں جواب لکھنا چاہئے، اس طریقہ سے لکھنے سے جواب بھی اچھا ہوگا اور استاذ کو ایذاء پہنچانے سے بھی حفاظت ہو جائے گی۔ تحریر جب اچھی نہیں ہوتی تو اساتذہ کو مارک کرنے میں بہت تکلیف ہوتی ہے۔

دیکھا گیا ہے کہ طلبہ اس کوشش میں رہتے ہیں کہ جلد از جلد فارغ ہو کر امتحان گاہ سے نکل جائیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ پرچہ کو اچھی طرح لکھنا چاہئے، تحریر اچھی اور صاف ستھری ہو۔ ہم اساتذہ کی خدمت تو کرتے نہیں، کم از کم تکلیف تو نہ دیں۔

آخری درخواست

امتحان کے زمانے میں نظام تھوڑا آگے پیچھے ہوتا ہے۔ وقت پر سونے وغیرہ کی پابندی نہیں ہوتی۔ اس سے غلط فائدہ نہیں اٹھانا چاہئے، ورنہ اللہ کی نصرت اٹھ جائے گی۔ شیطان دل میں خیال ڈالتا ہے اور گناہ کرواتا ہے۔ اور پھر اس سے اساتذہ کو فکر اور تکلیف ہوتی ہے۔

خلاصہ

خلاصہ یہ ہے کہ محنت کر کے اچھے نمبرات لانے کی کوشش کرو تاکہ علم میں ترقی ہو، والدین اور اساتذہ خوش ہوں، ان کی دعا ملے۔ اگر اپنی پوری محنت کے باوجود فیل ہو گئے تو حرج نہیں ہے، لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا، اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ۔ ان شاء اللہ اس محنت پر اللہ کے یہاں قبولیت ضرور نصیب ہوگی۔ اللہ تعالیٰ توفیق دیں اور سب کو قبول فرمائیں۔ آمین۔

at-tazkiyah
PO Box 8211 · Leicester · LE5 9AS · UK
e-mail: publications@at-tazkiyah.com
www.at-tazkiyah.com